حضور تاج الشریعہ کے مرشد اجازت

سرکارِ احسن العلماء رحمہ اللہ

از : ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی

شیخ المشائخ، احسن العلما، سراج الاصفیا حضرت سید شاہ مصطفٰے حیدر حسن میاں علیہ الرحمہ

حضرت شرف ملت اپنے والد ماجد حضور احسن العلما علیہ الرحمہ کی ولادت مبارک کے بارے میں بڑے ہی دلنشین انداز میں فرماتے ہیں:

''آپ کی پیدائش ۱۳۴۵ھ میں حضرت سید شاہ آل عبا مارہروی کے یہاں ہوئی۔ پیدائش کے وقت آپ سر سے پیر تک ایک قدرتی غلاف میں لپٹے ہوئے تھے۔ اوراس غلاف کے اوپری حصے پر تاج کی شکل بنی ہوئی تھی، دائی نے زمین پر ہاتھ مار کر اپنے لاکھ کا کڑا توڑا اوراس کی نوک سے غلاف کو کاٹا''۔ اور غلاف سے حضرت احسن العلما اپنے نورانی وجود کے ساتھ دنیا میں تشریف لائے۔

آپ کو بیعت وخلافت اپنے نانا مجدد برکاتیت حضرت سید شاہ اسماعیل حسن قادری برکاتی سے تھی۔ آپ کے حقیقی ماموں حضرت تاج العلما علیہ الرحمہ نے بھی آپ کو خلافت واجازت عطا فرمائی۔

آپ نے قرآن عظیم کی تعلیم اپنی والدہ ماجدہ اور حافظ عبد الرحمٰن مارہروی سے حاصل کی۔ اردو کی ابتدائی تعلیم منشی سعید الدین صاحب سے حاصل کی۔ انگریزی کے کچھ سبق ماسٹر سمیع الدین صاحب سے پڑھے۔ حضرت احسن العلما انگریزی لکھا بھی بہت عمدہ کرتے تھے اور بولنے اور سمجھنے میں بھی ماہر تھے۔ درس نظامی کی تعلیمات اپنے ماموں حضرت تاج العلما، بڑے بھائی حضرت سید العلما، خلیل العلما مولانا خلیل احمد خاں مارہروی، مولانا غلام جیلانی، مولانا حشمت علی خاں صاحب پیلی بھیتی

رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ سلوک کی تعلیم اپنے نانا مجدد برکاتیت کے زیر تربیت حاصل فرمائی۔

حضرت احسن العلما ایک بہترین حافظ و قاری تھے۔ ان کے سینے میں قرآن پاک آخری سانسوں تک جیوں کا تیوں تھا۔ اپنی حیات مبارکہ میں بہت بار محرابیں سنائیں۔ ممبئی میں تنہا دو شبینے سنائے۔ احسن العلما کو ان کے اکابر سے علم، شریعت، معرفت، تدبر، انکساری، سادہ مزاجی، اعلیٰ دماغی، سخاوت و فیاضی خوب خوب ورثے میں ملی تھی۔ آپ اپنے جد اعلیٰ صاحب برکات کی طرح حکومت، حاکموں اور سیاست دانوں سے بہت دور رہتے تھے۔ کبھی کسی کا رعب قبول نہیں کیا، بڑے بڑے منسٹر اور گورنر حضرت احسن العلما سے مارہرہ آ کر ملنا چاہتے تھے لیکن حضور احسن العلما معذرت کر لیتے تھے۔

حضرت احسن العلما رحمۃ اللہ علیہ خانقاہی تبلیغی مصروفیتوں کے باوجود تصنیف و تعلیم کے لیے بھی وقت نکالا کرتے تھے۔ آپ کی چند تصنیف یہ ہیں:

(۱) اہل اللہ فی تفسیر غیر اللہ، (۲) دوائے دل (۳) مداح مرشد، (۴) اہل سنت کی آواز، (۵) ۱۹۷۳ء کے مختلف تبلیغی دوروں کی روداد، اس کے علاوہ کئی مضامین آپ نے رقم فرمائے۔

حضرت احسن العلما اپنے اکابر کی طرح شاعری کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ مذہبی شاعری کے علاوہ بحر یہ شعر بھی فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے نمونۂ کلام سے چند اقتباسات پیش ہیں۔ نعت کے شعر میں فرماتے ہیں۔

محمد آبروئے مومناں ہیں
محمد بادشاہ مرسلاں ہیں

....

حسنؔ سن ہاتف غیبی پکارا
بفضل رب وہ تجھ پہ مہرباں ہیں

مقدر سے اگر سرکار میں جانا میسر ہو
تو جو کچھ میرے دل میں ہے وہ سب کچھ میرے لب پر ہو

....

تمہارا حکم ہے جاری و ساری سارے عالم میں
نہ کیوں کر ہو کہ تم نائب خلاق اکبر ہو

بارگاہ غوثیت میں عرض کرتے ہیں:

آپ سے کچھ عرض کے قابل کہاں
مجھ سے نالائق کی یہ کج مج زباں
پھر بھی اپنے لطف سے میرا بیاں
سن ہی لیجے اے میرے قطب زماں

اپنے نانا مرشد کی بارگاہ میں یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

یہ گاگر ہے حاجی میاں با خدا کی
نبی کے دلارے شہِ با صفا کی
حسن ایک ادنیٰ سگ قاسمی ہے
رہے تا ابد اس پہ رحمت خدا کی

آپ کے بحریہ کلام کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

جو سکوں نہ راس آیا تو جنوں میں ڈھل رہا ہوں
غم زندگی سے کہہ دو کہ میں رخ بدل رہا ہوں
ترے ہر ستم کو میں نے بخوشی کیا گوارہ
تو پھر اے فلک بتا دے تجھے کیوں میں کھل رہا ہوں

....

یہ بزم عشق ہے یہاں ظرف دل کی جانچ ہوتی ہے
یہاں پوشاک سے اندازۂ انساں نہیں ہوتا

حضور احسن العلما کے فرزند حضرت شرف ملت نے ان کے نام نامی سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں قادری کے حروف کی نسبت سے جوان کی سیرت کا نقشہ کھینچا وہ لائق صد اظہار تحسین ہے اور آپ کی ذات والا کا صحیح عکس ہے۔

جہاں بات سیادت سے شروع ہوئی ہے اور آگے یاد الٰہی، دل جوئی، شیریں بیانی، الفت رسول، ہمت و محبت اولیائے کرام، صدور کشف و کرامات، طریقۂ اجداد پر عمل، فضلا کی عزت، یگانگت عامہ، حلم، یقین کی دولت، دین کی خدمت، ریا کاری سے نفرت، حکمت کی باتیں کرنے کی عادت، سرداری، نعمتوں کی تقسیم، مہمان نوازی، انسان نوازی، نمازوں سے الفت، قادریت سے عشق، اعزہ پروری، دریا دلی، یقین محکم اور عمل پیہم کی تفسیر یہ سب خوبیاں چمک رہی تھیں سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن قادری کی ذات مبارک میں۔

حضرت احسن العلما تمام خاندانی اعمال و اشغال کے بہت پابند تھے، مشائخ خاندان برکاتیہ کا آدھی رات کے بعد وظیفہ تلاوت کرنے کا معمول کبھی ناغہ نہ ہوا۔ جس رات وصال فرمانے والے تھے۔ اس رات بھی آپ نے وہ وظیفہ دن میں تلاوت فرما لیا تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں روحانی شفا بہت کثرت سے عطا فرمائی تھی۔ تعویذ ایسا پراثر ہوتا تھا جس کو عطا فرما دیا اس شخص کی ساری تکلیفیں حکم خدا سے فوراً رفع دفع ہو جاتیں۔ جنات، اثر، آسیب کو تو حاضر کر کے سزا دے کر دفع فرماتے۔ بدایوں شریف کے ایک مرید انور قاسمی صاحب کے یہاں سخت آسیب کا اثر ہوا اور بندروں کی شکل میں حملہ آوار ہوتا تھا۔ حضرت احسن العلما اپنے خاندانی چراغ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ آسیب کو حاضر کیا اور اس کے سامنے بیٹھ کر اس کو سخت تنبیہ کی جب وہ نہ مانا تو سزائیں دے کر دفع کیا۔

حضرت احسن العلما میں سلوک و درویشی کے اشارے بچپن ہی سے حاضر تھے۔ آپ کی بہن سیدہ زاہدہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا آپ کے بچپن کا بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ حسن میاں کو بچپن ہی سے کھیل کود یا شرارتوں میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ ان میں متانت اور سنجیدگی بچپن ہی سے ظاہر تھی۔ پالتو جانوروں کا خوب خیال رکھتے، ان کا دانا پانی اور تکلیف

پہنچانے والے جانوروں سے بچانے کے لئے خود کو بہت مصروف رکھتے۔

شہزادۂ احسن العلماء شرف ملت اپنے والد ماجد کی اپنے والدین کے تئیں سعادت مندی کا بیان یوں فرماتے ہیں:

''حضرت احسن العلما اپنے والدین کے بہت سعادت مند بیٹے تھے، اپنی والدہ کے لیے روزرات کو پانی رکھتے، لوٹے کی ٹوٹی میں گلوری لگا دیتے کہ کوئی کیڑا مکوڑا اس میں نہ داخل ہو جائے۔ ایک دن ان کی والدہ نے کسی بات پر یہ حکم دیا کہ مونڈھا کو الٹا کر کے کھڑے ہو جاؤ، والدہ اپنے کاموں میں مصرف ہوگئیں، بہت وقت گذر جانے کے بعد دیکھا کہ حضرت ویسے ہی کھڑے ہیں۔ والدہ نے پوچھا: اب تک کیوں کھڑے ہو؟ تو فرمایا: آپ کا حکم مجھے نہیں ہوا تھا کہ میں ہٹ جاؤں۔ آج ہم کو بھی اپنے مخدوم کی اس فرماں برداری اور والدین کی اطاعت کے واقعے سے سبق لینا چاہیے۔''

حضرت احسن العلما کے چہرۂ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے وہ کشش عطا فرمائی تھی کہ دیر رات تک مجمع صرف ان کے دیدار کو بیٹھا رہتا۔ مہمان نوازی، سخاوت، فیاضی، حکمت، علما نوازی، مدرسوں، مسجدوں اور علمی کاموں میں مدد، عجز و انکساری اور عبادت و ریاضت آپ کی خاص خوبیاں تھیں۔

حضرت احسن العلما کو جب فرصت ملتی تو مدرسہ قاسم البرکات میں تشریف لا کر درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے۔

آپ ۵۴ رسال تک مسجد برکاتی میں نماز جمعہ سے پہلے وعظ و نصیحت کا گلدستہ مہکاتے رہے۔ خطاب ایسا ہوتا تھا کہ اگر تقریر کو چھانا جائے تو ۹۰ فیصد قرآن و حدیث کی باتیں اور باقی بزرگوں کے واقعات۔ ان کی تقریروں کے ریکارڈ محفوظ ہیں ایک ایک لفظ علم اور معرفت کا خزانہ محسوس ہوتا ہے۔ زبان و ادب پر آپ کی علمی گرفت بہت مضبوط تھی۔ عربی اور فارسی گرامر میں آپ کو ملکہ حاصل تھا۔ اعلیٰ حضرت کے کلام پر Authority رکھتے اور حدائق بخشش کے حافظ و مفسر تھے۔ اعلیٰ حضرت کے کلام کو جس تفصیل سے بیان فرماتے وہ ان کا ہی حصہ تھا۔

اللہ تعالیٰ حضور احسن العلما کے فیضان کو یہاں جاری رکھے اور ان کے مشن کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

حضرت احسن العلما کی محفل میں جو دینی ماحول قائم رہتا اس کی گواہی ان کے حاضر باش دے سکتے ہیں۔ آپ کی محفل میں سنجیدہ گفتگو کرنے والے ہی بیٹھ سکتے تھے۔ حضرت کی گفتگو کا بیشتر حصہ قرآن کی تعلیمات، سیرت رسول، ذکر صحابہ و بزرگان سلسلہ ہوتا۔ آپ ہمیشہ مسکرا کر سادہ عام فہم گفتگو فرماتے۔ لوگوں کے دلوں کو تسلی دینے والے کلمات زبان مبارک سے ادا ہوتے۔ علمائے کرام کی بہت قدر فرماتے۔ جو ممکن مدد ان کو درکار ہوتی وہ بارگاہ احسن العلما سے کی جاتی۔ حضور احسن العلما نے بیشتر دینی مدارس اور علم دین کے کاموں کو بڑھاوا دینے کے لئے اپنی ذات کو پیش پیش رکھا۔ علمائے کرام کی اس درجہ قدر فرماتے کہ عرس کی محفلوں میں خود نیچے فرش پر تشریف رکھتے اور علما کو منبر پر بٹھاتے اور علمائے کرام کے درمیان بھی حضرت احسن العلما کی ذات مرکز نظر تھی۔ کوئی بھی اختلاف اہل سنت میں ہوتا تو حضرت احسن العلما ہی کی ذات فیصلے کے لئے منتخب ہوتی۔

آپ کا نکاح سیتا پور کے معروف نقوی سادات گھرانے میں سیدہ محبوب فاطمہ نقوی صاحبہ مرحومہ سے ہوا۔ جن سے ٦ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ بڑے صاحبزادے سید محمد جمیل اور سید محمد خالد اور ایک صاحبزادی سیدہ قادریہ بچپن ہی میں وصال کر گئے۔ حضرت امین ملت، حضرت شرف ملت، حضرت افضل میاں، حضرت رفیق ملت اور صاحبزادی سیدہ ثمینہ فاطمہ باحیات ہیں۔

آپ کا وصال دل کی بیماری کے سبب ۱۱ر ستمبر ۱۹۹۵ء/ ۱۵ر ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ کو دہلی کے جے. بی. پنت ہسپتال میں رات کو ۸ر بج کر ۵۰ر منٹ پر ہوا۔ جنازہ شریف مارہرہ شریف لایا گیا۔ آپ کا مزار مبارک اپنے نانا، ماموں اور بھائی کے پاس ہے۔ انتقال سے پہلے اپنے دنیا سے جانے کے کھلے اشارے فرمائے۔ اپنے صاحبزادوں سے مسکرا کر فرمایا: ''ہم چلے پیا کے دیس''۔ حضرت امین ملت سے غوث پاک کی شان میں منقبت سنی اور اشارے سے پوچھا: انہیں جانتے ہو؟ گویا کہ سرکار غوث اعظم وہاں تشریف رکھتے

ہوں۔حضرت شرف ملت سے تلاوت قرآن پاک سماعت فرمائی، حضرت رفیق ملت سے فرمایا کہ ''مسلک اعلیٰ حضرت پر مضبوطی سے قائم رہنا'' اپنے خادم خاص سے چہرے پر پانی لگوایا جو کہ وصال کی سنت ہے، خود کو سیدھا کیا، نیت باندھی اور یا اللہ، یا رحمٰن، یا رحیم کہتے ہوئے اپنے حقیقی مالک کے حضور حاضر ہوئے۔ ظاہری زندگی میں اور وصال کے بعد بھی سیکڑوں کرامتیں ان کی ذات مبارک سے ظاہر ہوئیں۔سب سے بڑی کرامت تو یہ ہے کہ پورے خانقاہی نظام کو اپنی ذات مبارک سے تصوف کے رنگ میں رنگ دیا۔ساتھ ہی قوم کی کامیابی کے لئے دنیاوی تعلیم کا خواب جامعۃ البرکات کی شکل میں دیکھا جس کو ان کے لائق صاحبزادگان نے پورا کیا۔

آپ کے خلفا میں صاحبزادگان کے علاوہ اپنے وقت کی عظیم شخصیتوں کا نام آتا ہے۔ چند ایک یہ ہیں: حضرت سید شاہ ضیاء الدین ترمذی کالپی شریف، حضرت مفتی محمد اختر رضا صاحب ازہری، حضرت مولانا سبحان رضا خاں سبحانی میاں صاحب، حضرت مولانا جمال رضا خاں صاحب، حضرت مفتی خلیل احمد برکاتی صاحب (پاکستان)، حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی (برکاتی مفتی)، حضرت صوفی نظام الدین صاحب، مفتی جلال الدین احمد امجدی، بحر العلوم مفتی محمد عبد المنان صاحب اعظمی، مولانا غلام ربانی فائق، مولانا رجب علی ناناپاروی صاحب وغیرہم۔